مدارج السنیہ
فی
رد علی الوہابیہ

١٦٦

مرتبہ ـ عامر القادری
معلم بدار العلوم القادریۃ السبحانیہ کراتشی ۲۵

ترجمہ ـ عبد العلیم القادری   ہفتہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۷۳

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمى بن سعيد استانبولى

IŞIK KİTABEVİ
Darüşşefaka Cad. No: 72
FATİH — ISTANBUL
TURKEY
1978

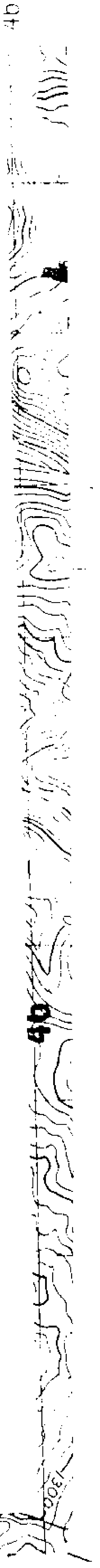

Marfat.com

المدارج السنية
في
الرد على الوهابية

مرتبہ ۔ عامر القادری
معلم بدار العلوم القادریۃ السبحانیہ کراتشی ۲۵

ترجمہ ۔ عبد العلیم القادری   ہفتہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۷۲

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمى بن سعيد استانبولى

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ٧٢
استانبول - تركيه
١٣٩٨ هجرى ١٩٧٨ ميلادى

İHLÂS VAKFI YAYINIDIR

OHAN MATBAACILIK A.S.
☎ : 27 34 45 - 26 73 14

Marfat.com

صلوا علیہ وسلموا تسلیماً ای صلوا علیہ دائماً۔ فان قلت کیف یدوام؟

قلنا

قولہ تعالیٰ ان اللہ و ملئکتہ یصلون الایۃ۔ وقع فی الآیت الاستمرار لان ھی (ای یصلون) صیغۃ المضارع والمضارع یدل علی الاستمرار فالی اصل صلوا علیہ بدوام۔

یا ایھا الناس صلوا علی رسول اللہ صلوا علیہ ھو خیر البشر
ھو رسول ربنا ھو مختار کل شیٔ ھو یشیر الی قمر فشق القمر

وفی المشکوٰۃ۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام فثبت ان صلوٰتنا یعرض علی النبی علیہ السلام۔

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

Marfat.com

درود پڑھو اس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔ یعنی درود پڑھو ہمیشہ۔ پس اگر تو کہے کیسے ہمیشہ

ہم کہتے ہیں

یہ قول رب تعالیٰ کا ان اللہ وملئکتہ یصلون۔ واقع ہوا استمرار اس لیے کہ یصلون

مضارع کا صیغہ ہے اور مضارع دلالت کرتا ہے استمرار پر۔

پس حاصل یہ ہے۔ کہ درود پڑھو اس پر ساتھ ہمیشگی کے

ے اے لوگو درود پڑھو نبی علیہ السلام پر۔ درود پڑھو اس پر وہ افضل بشر ہے

وہ ہمارے رب کا رسول ہے اور وہ مختار ہے جملہ اشیاء کا اس نے چاند کو اشارے سے توڑ دیا

اور مشکوٰۃ میں ہے۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے

اللہ تعالیٰ اس پر دس بھیجے گا۔

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ نے اللہ کے فرشتے زمین میں پھرتے ہیں میری امت

کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ نے جب کوئی مسلمان سلام پڑھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ

میری روح کو مجھ پر لوٹاتے ہیں یہاں تک کہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

پس ثابت ہوا کہ ہمارا درود نبی علیہ السلام پر پیش کیا جاتا ہے۔

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو

Marfat.com

صلی علیَّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیَّ نائیاً ابلغتہ۔ فثبت کما یسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند قبرہٖ یسمع ایضاً من البعید لانہٗ رسول للناس بالقرب والبعد۔ کما ثبت بحدیث التی وجد فی دلائل المعجزات۔ اسمع صلوٰۃ اہل محبتی واعرفہم۔ دلائل الخیرات ص۵۲
واسمع منکم بلا واسطۃ۔ انیس الجلیس للامام السیوطی ص۲۴۵۔
انا جلیس من ذکرنی سعادت الدارین ص۴۵۴ ومدارج النبوۃ ص۵۲۰
ثم روح البیان جلد ۲ ص۲۳۵۔ من قال عشر مرۃ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فقد اعتق رقبۃ۔ نسیم الریاض جلد ۳ ص۴۹۲
وقال حسین احمد الدیوبندی فی شہاب ثاقب۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وجملۃ الصور للصلوٰۃ لو بخطاب ونداء عند علمائنا مستحب ومستحسن۔ شہاب ثاقب ص۶۵
فثبت جواز الصلوٰۃ بالنداء والخطاب۔

سلموا یا قوم بل صلوا علی صدر الامین
مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین

Marfat.com

درود پڑھے میری قبر کے نزدیک میں اسے خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے مجھے پہنچایا جاتا ہے
پس ثابت ہوا جیسے کہ نبی علیہ السلام اپنی قبر پر نزدیک کا درود سنتے ہیں اسی طرح دور کا بھی
سنتے ہیں اس لیے کہ آپ نزدیک اور دور والوں کے رسول ہیں۔ جیسا کہ ثابت ہے حدیث میں جو
پائی ہم نے دلائل الخیرات میں۔ ہے کہ سنتا ہوں میں درود اہل محبت کا اور پہچانتا بھی ہوں
اور میں تم سے بلاواسطہ سنتا ہوں۔ میں وہاں موجود ہوں جہاں میری یاد ہو رہی ہے
جس نے دس بار الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہا پس اسنے ایک غلام آزاد کیا
اور کہا حسین احمد دیوبندی نے شہاب ثاقب میں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب وندا ہی کیوں نہ ہو علماء مستحب
ومستحسن جانتے ہیں

پس ثابت ہوا جواز درود کا ساتھ خطاب وندا کے

؎ سدا م پڑھو اے قوم بلکہ درود پڑھو اوپر سردار امانت داروں کے مصطفٰے ہیں آئے مگر
رحمۃ دوجہان کیلیے۔

Marfat.com

ے

والصلوٰۃ فی الدعاء کما یفعلون اہل السنۃ

رواہ معاذ بن الحارث عن ابی قرۃ عن سعید بن المسیب عن عمر رضی مرفوعاً وھذا رواہ رزین ابن معاویۃ فی کتابہ مرفوعاً عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد حتی یصلی علیّ فلا تجعلونی کغمر الراکب صلوا علیّ اول الدعاء واٰخرہ واوسطہ

فثبت ان فی اول الدعاء صلوٰۃ وفی اٰخرہ واوسطہ وبحمد اللہ تعالیٰ ان اھل السنۃ والجماعۃ یداومون علیہ ویستحسنون الصلوٰۃ فی الدعاء کما روّج فی اکثر الشی ۔

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

Marfat.com

اور درود دُعا میں جیساکہ اہل السنۃ کرتے ہیں ۔
روایت ہے معاذ بن حارث سے وہ ابی قرہ سے وہ سعید بن المسیب سے وہ عمر سے مرفوعاً
اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے رزین ابن معاویہ نے اپنی کتاب میں مرفوعاً نبی علیہ السلام
سے فرمایا کہ دُعا لٹکی رہتی ہے آسمان و زمین میں اُوپر نہیں چڑھتی جب تک مجھ پر درود
نہ پڑھا جائے پس نہ کرو مجھے مانند درود پڑھو مجھ پر دعا کی ابتدا درمیان
اور آخر میں

پس ثابت ہوا کہ دعا کے ابتداء میں آخر میں اور درمیان میں درود ہے اور اللہ کے
فضل سے اہل السنۃ والجماعت نے اس پر ہمیشگی اختیار کی ہے ۔ اور دعا میں درود کو مستحسن
جانتے ہیں جیسا کہ رواج ہے راجی میں ۔

Marfat.com

الاکابر المنافقین

قال حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فی ضیاء القلوب ہر کسے را
کہ شوقِ دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شود بعد نمازِ عشاء باطہارت کامل و جامہ
پاک واستعمال خوشبو باادب تمام روبسوئے مدینہ منورہ بنشیند وملتجی از جناب
قدس حقیقت محمدی برائے حصولِ زیارت جمال مبارک صلے اللہ علیہ وسلم و
دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہ
لباس بسیار سفید وعمامہ سبز وچہرہ منور مثل بدر بر کرسی تصور کند الصلوٰۃ
والسلام علیک یارسول اللہ راست، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ چپ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ، دردل ضرب کند وایں درود شریف
را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب خواہد رسید۔

ضیاء القلوب ص ۸۳

وایضاً قال الحاجی امداد اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک
یارسول اللہ بصیغۃ النداء والخطاب یکلمون الناس فیہ
ھٰذا مبنی علی اتصال المعنوی لہ الخلق والامر عالم الامر

Marfat.com

مخالفین کے اکابر

کہا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے ضیاء القلوب میں جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق ہو نماز عشاء کے بعد تنہا طہارت کامل کے اور نئے کپڑوں کے اور استعمال خوشبو کے ساتھ ادب تمام کے منہ مدینہ منورہ کی طرف کر کے بیٹھے اور التجا جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک کی زیارت کی کرے اور دل کو تمام خطرات سے خالی کر کے یہ تصور کرے حضور اکرم سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر بدر کے چاند جیسے جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور بائیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ اور دل میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی ضرب لگا اور اس درود شریف کو جسقدر ہو سکے متواتر تکرار کرے انشاء اللہ مطلب کو پہنچے گا

اور اسی طرح حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے کہا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں اور یہ مبنی ہے اتصال معنوی پر لہ الخلق و الامر عالم امر

Marfat.com

مقید بالطرف والقرب والبعد فلا شک فی جوازہ
امداد المشتاق ص ۵۹

اشرف علی تانوی

ثبت ان اکثروا الصلوٰۃ بکثرۃ وھو ایضاً الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ ص ۱۸

وھذا مقام فکر وتأمل ان اکابر الدیوبندیۃ ھم یتبعون الوھابیۃ زماننا والمودودیۃ والنجبیریۃ وغیرھم یقولون الشرک للصلوٰۃ علی النبی بالنداء والخطاب فثبت ان اکابرھم کلھم مشرکون ولکن لا یفقھون العلم لئن کلھم جھال

حسین احمد مدنی

سمعت من الوھابیۃ اکثرھم یمنعون من الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام بالخطاب ھی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وھم یستھزؤن ویقولون الکلام الفاحش وعلمائنا ھذہ الصورۃ وجملۃ الصور لصلوٰۃ لوبخطاب وندائ یقولون مستحب ومستحسن وللمتعلقین یأمرون بذالک۔ شہاب ثاقب ص ۶۵

Marfat.com

نہیں مقید ساتھ طرف کے قرب و بعد میں پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔

اشرفعلی تھانوی

کہ یوں دل چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اور یہ مقام غور و فکر ہے کہ اکابر دیوبند اسے مستحب جانتے ہیں اور ہمارے زمانے کے وہابی اور مودودی اور نیچیری وغیرہ ہم درود کو شرک کہتے ہیں جو ساتھ نداء و خطاب کے ہو پس ثابت ہوا انکے قول سے کہ ان کے اکابر تمام مشرک ہے ولیکن یہ نہیں سمجھتے علم کو اس لیے کہ یہ جاہل ہیں۔

حسین احمد مدنی

وہابیہ عربیان سے بارہا سنا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور ان کا استہزاء (مذاق) اڑاتے ہیں اور برے کلمات کہتے ہیں اور علماء ہمارے اس صورت کو اور تمام صور درود کو اگرچہ بخطاب و نداہی کیوں نہ ہو مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔

Marfat.com

محمد ذکریا السہارنپوری

قال فی فضائل درود فی فہی ان یجتمع الصلوٰۃ والسلام فافضل اعنی مکان السلام علیک یا رسول اللہ والسلام علیک یا حبیب اللہ یقال الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اعنی ان ازید علیہ لفظ صلوٰۃ

فضائل درود ص ۱۳۲ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ ص ۲۹

وقال حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فی احیاء العلوم واحضر فی قلبک النبی علیہ السلام وشخصہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ولیصدق املک فی أنہ یبلغہ ویرد علیک ما ہو اوفی منہ انتہی احیاء العلوم ص ۱۴۹ جلد ۱ ؎ وھذہ العبارۃ وجدت فی اکثر کتب الفقہاء۔ عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۶ ص ۱۱۱ مواہب اللدنیہ جلد ۲ ص ۳۲۰ زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۷ ص ۲۲۹ زرقانی شرح موطا امام مالک جلد ۱ ص ۱۷۱ سعایہ جلد ۲ ص ۲۲۷ فتح الملہم جلد ۲ ص ۱۴۳ اوجز المسالک جلد ۱ ص ۲۶۵ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۲۵۹

نبطل اثبات الوہابیۃ وقولہم من حضر فی قلبہ النبی علیہ السلام وقت الصلوٰۃ فصلوٰتہ فاسدۃ۔ نعوذ باللہ من انفسہم ویرحم اللہ علیہم

؎ مطبوع فی بیروت

Marfat.com

محمد ذکریا سہارنپوری

فضائل درود میں کہا کہ بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ اور السلام علیک یا حبیب اللہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ یعنی صلوٰۃ کا لفظ بڑھا دیا جائے۔

اور کہا امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں۔ اور حاضر کر اپنے دل میں نبی علیہ السلام کو اور تصور آپؐ کا رکھ اور کہہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یقین جان کر یہ سلام نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچ رہا ہے۔ اور اس کا جواب آپؐ بجا فرماتے ہیں۔

اور یہی عبارت میں نے اکثر کتب فقہاء میں پائی ہے۔

پس باطل ہوا اثبات وہابیہ کا کہتے ہیں کہ جس نے نماز میں نبی علیہ السلام کا خیال لایا پس اس کی نماز فاسد ہوئی۔ العیاذ باللہ۔

Marfat.com

وَالنِّدَآءُ

وایضاً سمعتُ من الوهابیۃ والنداءُ لغیر اللّٰہ شرک
فتاوٰی رشیدیہ۔

قلنا

والندآء للنبی علیہ السلام وللاولیاء جائزٌ اما
للنبی علیہ السلام فہو من حدیث عبدالرحمٰن بن سعد
خدرت رجل ابن عمرؓ فقال لہٗ رجلٌ اذکر احب الناس
الیک فقال یا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ادب المفرد ص۱۴۲
وایضاً فی فضائل درود لزکریا السہارنفوری دیوبند ص۱۳۲
وایضاً اخرج النوویؒ فی کتابہ (اعنی شرح مسلم) خدرت رجل ابن
عباس فقال ابن عباس یا محمداہ صح الرجلُ فی الوقت
کتاب الاذکار ص۳۶۔
واما النداء لولی اللّٰہ تعالیٰ فہو جائزٌ ایضاً ان الولی
تابع للنبی کما فی فتاوٰی حدیثیہ لابن حجر الہیتمی المکیؒ

Marfat.com

اور اسی طرح سُنا ہے میں نے وہابیہ سے کہ نداء غیر اللہ کو شرک ہے

قلنا

اور پکارنا نبی علیہ السلام کو یا اولیاء کو یہ جائز ہے وہ نداء جو نبی علیہ السلام کو ہے وہ ثابت ہے حدیث عبد الرحمان بن سعد سے ابن عمر کا پاؤں سُن ہوگیا پس کسی آدمی نے اسے کہا یاد کر اُس کو جو تجھے تمام لوگوں سے اچھا اور محبوب ہو پس کہا اُس نے یا محمد

اور اسی طرح امام نووی نے کہا شرح مسلم میں کہ سو گیا پاؤں ابن عباس کا پس کہا اُس نے یا محمد وہ صحیح ہوا پاؤں اُس کا اُسی وقت میں

اور بہر حال نداء جو ولی اللہ سے ہے وہ بھی ایسا ہی جائز ہے اس لیے کہ ولی تابع ہے نبی کے جیسا کہ فتاوٰی حدیثیہ میں ہے جو ابن حجر الهیتمی مکی کا ہے۔

Marfat.com

وقال علامة خیر الدین رملی فی فتاوٰی خیریہ ھو اُستاد لصاحب در المختار فقال یا شیخ عبد القادر جیلانی فھو نداء واذا اضیف الیہ شیئاً فھو طلب شیئ اکراماً للہ فما الموجب لحرمۃ
فتاوٰی خیریہ مطبوعہ مصر المجلد الثانی ص ۱۸۲

وقال فی الھدایۃ والصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام خارج الصلوٰۃ واجبۃ کما قال الکرخی او کلما ذکر علیہ الصلوٰۃ کما اختارہ الطحاوی انتہی بخاری جلد ثانی علے الہامش۔

فافھموا وافکروا یا منکر النداء والخطاب
الیٰ اقوال العلماء والمفتیین وقل۔
یا نبی درود جناب تو

ورد زباں است مہ و سال صبح شام

نزدیک چو تحفہ فرستیم ما ز دور

ورد است راہیں صلوٰۃ ست وسلام

ابو المجاہد عامر محمد عبد الخالق القادری ۱۹۷۶ء

Marfat.com

اور کہا علامہ خیرالدین رملی نے فتاویٰ خیریہ میں جو کہ اُستاد ہے مصنف درمختار
کا پس کہا یہ ندا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ اور جب ساتھ اسکے پڑھا یا جاۓ پس وہ
طلب شیئی ہے از روئے اکرم اللہ کے پس کیا سبب ہے اسکی حرمت کیلئے

اور ہدایہ میں ہے اور درود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نماز سے باہر واجب ہو جیسا
کرخی نے کہا اور جب ذکر ہو آپؐ پر درود جیسا کہ مختار کیا ہے اسے طحاوی نے
پس غور و فکر کراے منکر ندا و خطاب کے طرف اقوال علماء کے اور مفتیوں کے اور

Marfat.com

ویلیہ ھذہ الیٰ ماقبلہ۔ قول (القائل) حین وقت الاذان عند شہادۃ الاولیٰ اوالثانیۃ۔ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ

قال جلال الدین السیوطیؒ والقہستانی فی شرح الکبیر نقلاً عن کنز العباد اعلم انہ یستحب ان یقال عند السماع الاولیٰ من الشہادۃ الثانیۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقال اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفر الابہامین علی العینین وقال علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابہامیہ ومسح علیٰ عینیہ لم یرمد ابداً الخ حاشیہ جلالین مطبوعہ اصح المطابع ثم روح البیان ماتحت ان اللہ وملئکتہ الآیۃ وموضوعات کبیر لملا علی قاری ص ۲۴۹ ثم البصائر لمولانا حمد اللہ داجوی وایضاً قال العلامۃ الشامی ص ۲۷۹ تتمہ

Marfat.com

اور یہ ملا ہوا ہے ساتھ گزشتہ کے۔ قول قائل کا وقت اذان کے نزد شہادت اول کے یا ثانیہ کے۔ یارسول اللہ تم میری آنکھوں کے ٹھنڈک ہو۔

کہا جلال الدین سیوطی نے اور قہستانی نے شرح کبیر میں نقل کیا کنز العباد جان کہ بے شک یہ مستحب ہے کہ کہا جاوے سماع اول کے نزدیک شہادت ثانیہ سے درود ہو تم پر اے اللہ کے رسولؐ اور وقت شہادت ثانیہ کے ٹھنڈک ہو تم یارسولؐ اللہ میری آنکھوں کے پھر کہے اے اللہ دے مجھے قوت سماع و بصارت کی یہ کہے بعد رکھنے ناخن انگوٹھوں دونوں کے آنکھوں پر اور کہا نبی علیہ السلام نے جس نے سنا اذان میں نام میرا اور چوما ناخن دونوں انگوٹھوں کے اور آنکھوں پر لگایا کبھی آنکھیں خراب نہ ہوں گی۔

Marfat.com

حيلة الاسقاط

جمعہ الحیل وتعریفہ ما یحتال بہ الرجل بحمد اللہ تعالیٰ وعونہ اہل السنۃ
یفعلون حیلۃ الاسقاط من زمان عمرؓ الی الآن وفی جوازہ
کثرۃ الاثبات ۔

فان قلت کیف اجاز العلماء الحیل مع ان البخاري
اورد فی کتابہ الحیل احدا وثلثین حدیثا فی منع الحیل ؟

قلنا

تحقیق المقام ان ادلۃ باب الحیل قد جاءت مختلفۃ فبعضہا یقتضی
عدمہ وبعضہا یقتضی وجودہ والبخاری اختار الاول فاورد الا
حادیث التی تراھا ولکن بعضہا لا یدل علی الحیل اصلاً ولم یذکر
ما یدل علی الجواز من الکتاب والسنۃ بل شنع علی من اجاز الحیل
قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی شرح البخاری بعدما ذکر اقسام الحیل
واختلاف العلماء فیہا ما نصہ ولمن اجازھا مطلقاً او ابطلہا
مطلقاً ادلۃ کثیرۃ فمن الاول قولہ تعالیٰ وخذ بیدک ضغثاً
فاضرب بہ ولا تحنث وقد عمل بہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حیلہ اسقاط

جمع اس کی حِیَل ہے اور تعریف یہ ہے **مایحتال بہ الرجل**۔ اللہ کے فضل و کرم سے اسقاط اہل السنۃ کر رہا ہے زمانہ عمرؓ سے اب تک اور اس کے جواز میں اثبات بہت ہیں اگر تو کہے کہ علماء نے حیلہ کو کیسے جائز قرار دیا حالانکہ بخاریؒ نے کتاب الحیل میں اکتیس ۳۱ احادیث عدم جواز میں لکھی ہیں؟

قلنا

تحقیق مقام یہ ہے کہ دلائل بارے حیل میں مختلف ہیں پس بعض تقاضہ عدم رکھتی ہیں اور بعض اس کے جواز پر مستقی ہیں اور بخاریؒ نے اول یعنی عدم جواز کو اختیار کیا پس وارد کی احادیث جو سامنے ہیں ولیکن بعض دلائل نہیں حیل پر اصلاً اور ذکر نہیں کیا بخاریؒ نے وہ جو دال ہیں جواز پر کتاب و سنت سے بلکہ زجر کیا اس پر جس نے حیلہ کو جائز کہا کہا حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں بعد ذکر کرنے اقسام حیل کے اور اختلاف علماء کا وہ جو نصب ہے اس میں اور جس نے مطلقاً جائز قرار دیا۔ یا مطلقاً باطل کیا اسے دلائل کثیرہ سے پس اوّل یہ قول رب تعالیٰ کا اور پکڑ ہاتھ میں جھاڑو پس مار اس سے اور حانث نہ ہو اور تحقیق عمل کیا اسکے ساتھ نبی علیہ السلام نے

59711

Marfat.com

فی حق الضعیف الذی زنیٰ وهو من حدیث ابی امامۃ بن سهل فی السنن ومنه قوله تعالیٰ ومن یتق اللّٰه یجعل له مخرجا وفی الحیل من المخارج من المضائق ومنه مشروعیۃ الاستثناء فان فیه تخلیصا من الحنث وکذلك الشروط کلها فان فیها سلامۃ من الوقوع فی الحرج۔ ومنه حدیث ابی هریرۃ وابن سعید فی قصۃ بلال بع الجمع بالدراهم ثم ابتع منها۔ ومن الثانی قصۃ اصحاب السبت وحدیث حرمت علیهم الشحوم فجملوها فباعوها واکلوا اثمانها وحدیث النهی عن النجش وحدیث لعن المحلل والمحلل له اه وقال شمس الائمۃ السرخسیؒ فی حیل المبسوط ان الحیل فی الاحکام المخرجۃ عن الامام جائزۃ عند جمهور العلماء انما کره ذلك بعض المتقشفۃ بجهلهم وقلۃ تاملهم فی الکتاب والسنۃ والدلیل علی جوازه من الکتٰب قوله تعالیٰ وخذ بیدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث هذا التعلیم المخرج لایوب علیه السلام عن یمینه التی حلف لیضربن زوجته مائۃ سوط فانه حین قالت لو ذبحت عناقا باسم الشیطان

Marfat.com

نے بیچ حق ضعیف کے وہ جسنے زنا کیا تھا اور وہ حدیث ابی امامۃ بن سھل کی ہے سنن میں اور اسی سے یہ فرمان رب تعالیٰ کا اور جو ڈرے اللہ سے کر دیگا واسطے اس کے نکلنے کی راہ اور حیل میں راستہ ہے آسانی ہے تنگیوں سے اور اسی سے مشروعیت ہے استثناء کی اس لیے کہ اسمیں خلاصی ہے حنث سے اور اسی طرح تمام شروط پس اس میں سلامتی ہے حرج میں پڑنے کی۔ اور اسی سے حدیث ابو ہریرہؓ کی اور ابن سعید کی قصہ بلال میں (بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بہا) اور دوسرے سے قصہ اصحاب سبت کا اور حدیث حرمت علیہم الشحوم والی اور حدیث نہی عن النجش کی اور حدیث لعن المحلل اور محلل لہٗ کی الخ

اور کہا شمس الائمہ سرخسی نے حیل مبسوط میں کہ حیل احکام مخرجہ میں امام اعظمؒ سے جائز ہے تمام علماء کے نزدیک اور یہ کہ مکروہ جانا بعض بدبختوں نے واسطے جہالت اُن کے اور کمی فکر کے کتاب و سنت میں اور دلیل جواز پر کتاب سے یہ قول رب تعالیٰ کا وخذ بیدک الخ یہ تعلیم مخرج ہے ایوب علیہ السلام کیلئے اُس یمین سے جو اُٹھائی تھی کہ البتہ ضرور ماروں گا میں بیوی اپنی کو سو دُرّے جب کہا تھا اُسکی عورت نے اگر ذبح کرے تو عناق ساتھ اسم شیطان کے۔

Marfat.com

فی قصۃ طویلۃ اوردھا اھل التفسیر رحمھم اللہ وقال اللہ تعالیٰ فلما جھزھم بجہازھم جعل السقایۃ فی رحل اخیہ الی قولہ ثم استخرجھا من وعاء اخیہ کذلک کدنا لیوسف وکان ھذا منہ حیلۃ لامساک اخیہ عندہ علی وجہ لا یقف اخوتہ علی مقصودہ وقال جل جلالہ حکایۃ عن موسیٰ علیہ السلام ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولم یغلب علی ذلک لانہ قید سلامتہ بالاستثناء و ھو مخرج صحیح قال اللہ تعالیٰ ولا تقولن لشیٔ انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ۔

واما السنۃ فما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب لعروۃ بن مسعود فی شان بنی قریظۃ فلعلنا امرناھم بذلک فلما قال لہ عمرؓ فی ذلک قال علیہ السلام الحرب خدعۃ وکان ذلک منہ اکتساب حیلۃ ومخرجا من الاثم بتقیید الکلام بلعل ولما اتاہ رجل اخبرہ انہ حلف بطلاق امرأتہ ثلاثا ان لا یکلم اخاہ قال لہ طلقھا

لمبے قصہ میں جیسے لکھا مفسرین کرام نے اور کہا اللہ تعالیٰ نے پس جب تیار کیا واسطے ان کے سامان رکھدیا پیالہ پانی والا کجاوے میں اسکے بھائی کے پھر نکال لیا اُسے بھائی کے کجاوے سے اور اسی طرح کام سنوارا ہم نے یوسف ؑ کا اور تھا یہ اس سے حیلہ امساک کا بھائی سے اُسکے ہاں اور پروچہ نہ موقوف ہونے بھائی اُسکے کے اُوپر مقصود کے اور کہا رب تعالیٰ نے حکایت موسیٰ ؑ سے پائیگا تو مجھے صابر اگر اللہ نے چاہا اور نہ غالب ہوا وہ اس صبر پر اس لیے کہ بر قید سلامتی کی ہے ساتھ استثناء کے اور یہ مخرج صحیح تھا اور فرمایا رب تعالیٰ نے اور ہرگز نہ کہو کسی چیز کیلئے کہ کروں گا میں اسے کل مگر یہ کہ اللہ چاہے

اور وہ جو حدیث ہے پس وہ روایت کی گئی ہے نبی علیہ السلام سے جو کہ فرمایا یوم احزاب پر عروہ بن مسعود کو شان بنی قریظہ میں پس کہ شاید مامور ہیں ہم اسی پر پس جب کہا عمرؓ نے اسمیں فرمایا نبی علیہ السلام نے الحرب خدعۃ۔ اور تھا اسی طرح اس سے کتاب حیلہ اور مخرج گناہ سے پس مقید در رکھا کلام لفظ لعل سے اور جب اسکے پاس آدمی اور خبر دی کہ اُس نے حلف اٹھایا طلاق کیساتھ اپنی عورت کو کہ نہ کلام کرے ساتھ بھائی اُسکے سے کہا اُس نے طلاق دے اسے ایک

Marfat.com

واحدۃ فاذا انقضت عدتہا فکلم اخاک ثم تزوجہا وہذا تعلیم الحیلۃ والآثار فیہ کثیرۃ ومن تأمل احکام الشرع وجد المعاملات کلہا بہذہ الصفۃ وقال فمن کرہ الحیل فی الاحکام فانما یکرہ فی الحقیقۃ احکام الشرع واللہ اعلم بخاری المجلد الثانی ص٢٢ مقدمۃ

وصیۃ الاموات فی حیلۃ الاسقاط

الدلیل الاول لوصیت الاموات لقولہ تعالٰی من بعد وصیۃ توصی بہا اودین۔

وجہ الاستدلال۔ الفظ الوصیۃ مطلق لقید الدورات

وجہ الاستدلال۔ المطلق یجری علی الاطلاق لان کل افراد ثابتۃ بالمطلق کمنصوص علیہ

وجہ الثانی۔ وقع لفظ وصیۃ بقولہ تعالٰی من بعد وصیۃ یوصین بہا اودین۔ وجہ الثالث۔ وقع وصیۃ بقولہ تعالٰی من بعد وصیۃ توصون بہا اودین۔

وجہ الرابع۔ لفظ وصیۃ ثبت بقول تعالٰی من بعد وصیۃ یوصی

Marfat.com

پس جب پوری ہو عدت اس کی پس بات کر اپنے بھائی سے پھر نکاح میں لا اس کو اور یہ تھی تعلیم حیلہ کی اور احادیث اس میں بکثرت ہیں اور جس نے فکر کیا احکام شرع میں گویا تمام معاملات پائے اس نے اس صفت کے ساتھ اور کہا پس جس نے مکروہ جانا حیلہ کو احکام میں پس اس نے مکروہ جانا درحقیقت احکام شرع کو (اور جس نے احکام شرع کو مکروہ جانا وہ کافر ہے۔ بآیت الیوم اکملت لکم

وصیت اموات کی حیلہ اسقاط میں

دلیل اول وصیت اموات کی ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ توصی بہا او دین
وجہ استدلال کی۔ لفظ وصیت مطلق ہے قید دوران کو
وجہ استدلال کی۔ مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے اسلیئے کہ تمام افراد ثابت ہیں مطلق جیساکہ بیان کیا گیا ہے۔
وجہ ثانی۔ واقع ہوا لفظ وصیت ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ یوصین بہا او دین
وجہ ثالث۔ واقع ہوئی وصیت ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ توصون بہا او دین
وجہ رابع۔ لفظ وصیت ثابت ہے ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین

Marfat.com

بھا او دین۔
وعن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یصوم احد من احد ولا یصلی احد عن احد ولکن
یطعم عنہ۔ رواہ النسائی عینی بخاری ص۲۶۲ مجموعہ رسائل شامی جلد اول ص۳۱۳
الانہار صوم ص۲۴۲ مشکل الآثار جلد اول ص۱۴۱ والسنن الکبریٰ ثم جوہر
النقی جلد رابع زیلعی جلد ثانی ص۴۶۳ و درایۃ ص۱۷۷
عن ابن عمر عن النبیؐ قال من مات وعلیہ صیام شہر رمضان
فلیطعم مکان یوم مسکینا۔ ترمذی ثم مشکوٰۃ الصوم قضا ص۱۹۴

دوران القرآن

قال المورخ صاحب الفتوح محمد ابن عمر الواقدی اخبر ابو عاصم
عن ابن جریح عن ابی شہاب عن ام سلمۃ عن ابی موسیٰ الاشعری
قال فعل عمرؓ تداور جزء القرآن من مال لا الیٰ عمرؓ یتساء لون
فی عشرین رجلا بعد صلوٰۃ الجنازۃ لا مرءۃ ملقبۃ بحبیبۃ
زوجۃ قلاب (وفی نسخۃ ملاب) فتاویٰ سمرقندی لابی اللیث و
منہاج الواضح ص۲۶۴ و درۃ البدر لامام الغزالی۔

Marfat.com

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھے ایک آدمی دوسرے کیلئے اور نہ نماز پڑھے ایک دوسرے کیلئے مگر طعام دے ایک دوسرے کیلئے۔

اور مروی ہے ابن عمرؓ وہ نبی علیہ السلام سے کہ فرمایا آپؐ نے جو فوت ہوا اور اس پر رمضان کے روزے تھے پس لازم ہے کہ کھانا کھلائے جگہ مسکینوں کو ایک دن۔

دوران قرآن

کہا مورخ صاحب الفتوح نے جو محمد ابن عمر الواقدی ہیں خبر دی مجھے ابو عاصم نے اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے ابی شہاب سے ام سلمۃ سے وہ ابو موسیٰ اشعری سے فرمایا کہ پھرایا عمرؓ نے جزو قرآن کی تیسویں پارے تیسویں تک بیس آدمیوں میں نماز جنازہ کے بعد واسطے ایک عورت کے جو لقب دی گئی ہے ساتھ جیبہ کے جو زوجہ ہے تلاب کی (او رایک نسخہ میں ملا ہے)

Marfat.com

حدثنا العباس بن سفیان عن ابی علیة عن عون عن محمد عن عبداللہ بن عمر قال قال عمر ایہا المسلمون اجعلوا القرآن وسیلة لنجاة الموتی فتعلقوا وقولوا اللّٰھم اغفر لھذا المیت بحرمة قرآن المجید وثبت بھذا السند ایضاً اخبر سعد عن ایوب عن جمیع عن عبد الرحمن عن ابی بکر انہ وجد دوران القرآن عمر والقرآن شافع للمؤمنین حیاتاً و بعد مماتاً۔ فتاوی سمرقندی ثم منہاج الواضح ص ٢٦٤۔

قال الامام احمد اسہل طریقتہ ان یبیع الوارث علی الفقیر مصحفاً جدیداً ای صحیحاً) قابلا للقرءة لغبن فاحش ثم یہب الفقیر ثم نثم حتی یتم لعل اللہ تعالیٰ یجعلہ فدیة فی مقابلة الصوم والصلوٰة والزکوٰة والمنذورات الخ کتاب الحیل لامام محمد۔

وفی الحیل اختلاف لسرفراز خان النجدی ھو یقول کتاب الحیل لیس لامام محمد۔ فثبت انہ جاہل ان کل العلماء یقولون الکتاب الحیل لامام محمد ودرة البررلامام الغزالی ثم منہاج الواضح ص ٢٦٥

نافکروا فھم لامنکر الحیلة - فیہ حق و ایات الحیلة

Marfat.com

روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ ابی علیہ سے وہ عون سے وہ محمد سے وہ عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا علی عمرؓ نے اے مسلمانو قرآن کو وسیلہ پکڑو پس حلقہ بناؤ اور کہو اے اللہ بخشدے اس میت کو بوسیلہ قرآن مجید کے اور ثبت ہے اس سند سے اسطرح کہ روایت ہے سعد سے وہ ابو یحییٰ وہ جمیع سے وہ عبدالرحمان سے وہ ابو بکرؓ سے کہ پایا اسنے عمرؓ کو دوران قرآن کرتے ہوئے اور قرآن شافع ہے مؤمنین کو زندگی میں اور بعد موت کے

اور کہا امام محمد نے کہ آسان طریقہ اس کا یہ ہے کہ دے وارث فقیر کو قرآن مجید نیا دینی صحیح (قابل قرأت) واسطے عین فاحش کے تم پھر دے فقیر پھر اور پھر یہاں تک کہ تمام ہو جائے شاید پھر دے اللہ تعالے فدیہ اس کو مقابلہ روزوں کے اور نمازوں اور زکوٰۃ کے اور نذروں کے
اور کتاب حیل میں اختلاف ہے سرفراز خان نجدی کو وہ کہتا ہے کہ کتاب الحیل امام محمد کی نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ وہ جاہل ہے اسلئے کہ تمام علماء رکھتے ہیں کتاب الحیل امام محمد کی ہے۔

پس سوچ کر اور فکر کر اے منکر حیلہ کے۔ یہ حق ہے اور اسمیں لغزش یا گزبڑ نہیں

Marfat.com

والمستحق للصدقة من قلنا

ك دفي المطبوع مصر ص ۴۹۲
ك الآخر

المنصوص عليه فى المذهب وعليه العمل اليوم ان يجمع الوارث عشرة رجال ليس فيهم غنى ولا عبد ولا صبى ولا مجنون الخ ومما تعارفه الناس ونص عليه اهل المذهب ان الواجب ادارة مشتملة على النقود او غيرها كجواهر وحلى وبنوا الامر على اعتبار القيمة ولا دوارة الصرة طرايق - مجموعہ رسائل شامى المجلد الاول ص ۲۱۲-۲۱۱ ك

وان كانت الصلوٰة كثيرة والحنطة قليلة يعطى ثلثة اصوع عن صلوٰة يوم وليلة مع الوتر مثلا الى الفقير ثم يد فعها الفقير الى الفقير ثم يدفعها الفقير الى الوارث هكذا يفعل مرارا حتى يستوعب الصلوٰة ونحوها كبيرى جلد فوائت ص ۵۸۳ تتارخانيه ثم جواہر النفيس ص ۳۰ المتقط - اشباه والنظائر وشرح ہدية ابن العماد جامع الرموز كتاب الصوم ص ۱۶۲ وقاضى خان المجلد الاول ص ۱۷۰ وشامى جلد اول ص ۲۱۲-۲۱۰ ان تبرع الولى بالاسقاط يجوز الخ ويجوز التبرع الاجنبى به - مراقى الفلاح ص ۲۶۳ طحطاوى وشامى جلد اول ص ۴۹۲ ومنحة الخالق المجلد الثانى ص ۹۷

Marfat.com

اور مستحق صدقہ کا کون ہے

قلنا

منصوص علیہ مذھب میں یہ ہے اور آج تک اس پر عمل ہے کہ جمع ہوں وارث دس آدمی نہ ہو ان میں غنی اور نہ غلام اور نہ بچہ اور نہ دیوانہ اور اور زہ جیسے لوگ جانتے ہوں۔

اور ثابت ہیں اسپر اہل مذہب واجب یہ ہے کہ دائرہ بنائیں جو مشتمل ہو جو نقود پر یا غیر اسپر جیسے جواہر و حلی وغیرہ اور ہنوالامرا اعتبار قیمت پر ہے

اگر نمازیں بہت ہوں اور گندم تھوڑی ہو دی جائے تین[٣] اور بڑی نمازیں ایک دن رات کی ہمیشہ وتر کے مثلاً طرف فقیر کے پھر دے اسے وارث فقیر کو پھر دے فقیر وارث کو اسی طرح کرے تکرار کیا تھ یہاں تک پوری ہوں نمازیں ما در مثل اس کے

Marfat.com

حیوٰۃ الانبیاء والشھداء

اعلم ان الانبیاء احیاءٌ ویصلّون فی قبورھم والشھداء ھم احیاء لقولہٖ تعالیٰ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء وفی المقام الثانی بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون۔

وقال جلال الدین السیوطیؒ فی الحاوی للفتاوٰی الانبیاء افضل من الشھداء۔ ای افضل فی حیوٰۃ القبر وافضل فی اکل الرزق

حدّثنا ابوبکر بن شیبۃ عن حسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علیّ من الصلوٰۃ فیہ فان صلوٰتکم معروضۃ علیّ فقال رجل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تعرض صلوٰتنا علیک وقد ارمتَ یعنی بلیت فقال ان اللہ حرّم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء۔ رواہ ابن ماجۃ ص ٧٦

فائدۃ۔ ان الانبیاء احیاء ویقولون الوھابیۃ زماننا ھم اموات العیاذ باللہ من شرور انفسھم فثبت ان الوھابیۃ کاھم

Marfat.com

حیات انبیاء اور شہداء کے بارے میں

جان لو کہ بے شک انبیاء زندہ ہیں اور اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور شہدا بھی زندہ ہیں واسطے قول رب تعالیٰ کے اور نہ کہو مردہ اُن کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور دوسرے مقام پر فرمایا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیے جاتے ہیں اور کہا جلال الدین سیوطیؒ نے حاوی الفتاویٰ میں کہ انبیاء افضل ہیں شہداء سے۔ ای افضل ہیں حیوٰۃ قبریہ میں اور رزق کے کھانے میں

روایت ہے ابوبکر بن شیبہ سے وہ حسین بن علی سے وہ عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے وہ ابی الاشعث صنعانی سے وہ شداد بن اوس سے کہ فرمایا رسول اللہ نے افضل ایام میں سے جمعہ ہے اس میں آدمؑ پیدا ہوا اور اسی میں نفخ ہے اور اسی میں صعقہ ہے پس کثرت کرو مجھ پر درود سے اسمیں پس تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے پس کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیسے پیش کریں تحقیق آپ تو رخصت ہوئے پس فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا زمین پر کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے

فائدہ ۔ یہ ہوا کہ انبیاء کرام زندہ ہیں اور ہمارے زمانہ کے وہابیہ کہتے ہیں کہ وہ مر گئے نعوذ باللہ من شرورانفسہم پس ثابت ہوا کہ وہابیہ تمام

Marfat.com

ضال مضل كما فی الصاوی علی الجلالین وکذلک سائر الاموات
ایضا یسمعون السلام والکلام ویعرض علیهم اعمال اقاربهم
نعم الانبیاء یکون حیاتهم علی الوجه الاکمل ص۱۱ حاشیة ابن ماجه

ثبوت الرزق هم یأکلون فی قبورهم

فی اکل الرزق احادیث کثیرة وللثبوت یکفی واحد للعاقل وللمجنون کثیرة
حدثنا عمرو بن سواد المصری عن عبد الله بن وهب عن عمرو بن
الحارث عن سعید بن ابی هلال عن یزید بن ایمن عن عبادة بن
نسی عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اکثروا الصلوة علیَّ یوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملئکة وان احدا
لن یصلی علیَّ الا عرضت علیَّ صلوته حتی یفرغ منها قال قلت
وبعد الموت ان الله حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء
فنبی الله حیٌّ یرزق رواه ابن ماجه ص ۷۶

وفی الشامی المجلد الثالث ص۳۰۹

ثبوت صلوة الانبیاء فی قبورهم

واخرج البیهقی فی کتاب حیوة الانبیاء عن انس ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون۔ رواه البیهقی۔

Marfat.com

گمراہ ہیں اور گمراہ کرنےوالے ہیں جیساکہ صاوی میں مذکور ہے اور ایسے ہی تمام اموات سنتے ہیں سلام و کلام کو اور ان کے رشتہ داروں کے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں تو ایسا ہی حیوۃ انبیاء ہوگی وجہ اکمل سے۔

ثبوت انبیاء کا قبور میں رزق کھانا

پس اکل الرزق میں احادیث بہت ہیں ایک ہی کافی ہے اور بہت تھی۔ روایت ہے عمرو بن سواد سعری سے وہ عبداللہ بن وہب سے وہ عمرو بن حارث سے وہ سعید بن ابی بلال سے وہ زید بن ایمن سے وہ عبادہ بن نسی سے وہ ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو اسلئے کہ یہ مشہود ہے گواہی دیتے ہیں فرشتے اور تم میں جب کوئی درود پڑھتا ہے مگر مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں اور بعد موت کے اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجساد حرام کردئیے ہیں اکل کے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ثبوت انبیاء کا قبور میں نماز پڑھنا

اور کہا بیہقی نے حیاۃ انبیاء میں روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے انبیاء زندہ ہیں اپنے قبور میں نماز پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن یوسف بن عطیۃ قال سمعت ثابتاً البنانی یقول لحمید الطویل ھل بلغک ان احداً یصلی فی قبرہ الا الانبیاء؟ قال لا ۔ الحاوی للفتاوی المجلد الثانی ص ۲۶۴

وذکر عینی البخاری لان الانبیاء علیھم السلام احیاء عند ربھم یرزقون فلا مانع ان یحجوا فی ھذا الحال کما ثبت فی صحیح مسلم من حدیث انس انہ علیہ السلام رأی موسیٰ قائماً فی قبرہ یصلی ۔ عینی البخاری المجلد الرابع ص ۵۴۳

واخرج البیھقی فی حیوۃ الانبیاء والاصبھانی فی الترغیب عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ فی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ، سبعین من حوائج الاخرۃ و ثلاثین من حوائج الدنیا ثم وکل اللہ بذلک ملکا یدخلہ علیّ فی قبری کما یدخل علیکم الھدایا ان علمی بعد موتی کعلمی فی الحیوۃ ولفظ البیھقی یخبرنی من صلی علیّ باسمہ فاثبتہ عندی فی صحیفۃ بیضاء ۔

والثانی عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الانبیاء

Marfat.com

اور کہا ابو نعیم نے حلیہ میں روایت ہے یوسف بن عطیہ سے کہ سنا میں نے ثابت بنانی سے حمید طویل سے کہہ رہے تھے کہ کیا تجھے معلوم ہوتے کہ انبیاء کیسوا کوئی اپنی قبر میں نماز پڑہتا ہے فرمایا کہ نہیں۔

اور ذکر کیا عینی بخاری نے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنے رب سے رزق ملتا ہے پس کیا ہے کہ ہم حجت پکڑیں اس حال میں جیسا کہ ثابت ہے صحیح مسلم سے حدیث انسؓ سے کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے دیکھا موسیٰؑ کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

اور کہا بیہقی نے حیات انبیاء میں اور اصفہانی نے ترغیب میں روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو مجھ پر جمعہ کے دن یا رات کو درود پڑھے گا پوری کریگا اللہ تعالیٰ اس کیلئے سو حاجت ستر حاجات آخرت سے اور تیس دنیا سے پھر مؤکل بنایا رب تعالیٰ نے اس پے ایک فرشتہ کو جو داخل ہوتا ہے قبر میں جیسے داخل ہوتے تم پر تحفے بیشک میرا علم بعد موت کے مثل علم حیات کا ہے اور لفظ بیہقی کا کہ بتایا گیا ہوں جس نے مجھ پر نام لیکر درود پڑھا پس وہ ثبوت ہے میرے پاس سفید صحیفہ میں

اور دوسری حدیث روایت ہے انسؓ سے وہ رسول اللہ سے فرمایا کہ بے شک انبیاء

Marfat.com

لا یتزلون فی قبورھم بعد اربعین لیلۃ و لکنھم یصلون بین یدی اللہ حتیٰ ینفخ فی الصور۔ حاوی الفتاوی المجلد الثانی ص ۲۶۵

واخرج ابو یعلیٰ عن ابی ھریرۃ سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لینزلن عیسیٰ بن مریم ثم لئن قام علیٰ قبری فقال یا محمدُ لاجیبنہ۔

واخرج ابن سعد فی الطبقات وابونعیم فی دلائل النبوۃ عن سعید بن المسیب انہ کان یلازم المسجد فی ایام الحرۃ والناس یقتتلون قال فکنت اذا حانت الصلوٰۃ اسمع اذانا یخرج من قبل القبر الشریف وایضًا اخرج ابونعیم فی دلائل النبوۃ الخ فثبت ان الانبیاء والشھداء احیاء ومن انکر من حیاتھم فھو خارج عن مذاھب الاربعۃ وھو ضال مضل۔

للمؤلف

انما الرسل والشھداء لا یموتون
بل احیاء عند ربھم یرزقون
بل الکفار لیس یحیٰ فی قبورھم کنبینا
والانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

عامر القادری یوم الاحد ۱۵ نوامبر سنہ ۱۹۷۶ء عیلادی

Marfat.com

نہیں چھوڑے جاتے اپنی قبور میں چالیس رات کے بعد ولیکن وہ اللہ کیلئے نمازیں پڑھیں گے تا قیامت۔

اور کہا ابو یعلیٰ نے وہ راوی ہیں ابو ہریرہ سے کہ سنا میں نے نبی علیہ السلام سے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے جس نے نازل کیا عیسیٰ ابن مریم پھر اگر کھڑا ہو میری قبر پر اور کہے یا محمد البتہ میں ضرور جواب دوں گا۔

اور کہا ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں روایت ہے سعید بن المسیب کہ وہ لازماً جایا کرتے تھے مسجد کو شدید گرمی میں اور لوگ۔

کہا پس جب میں تیار ہوتا نماز کیلئے سنتا میں آذان قبر کے آگے حصہ سے اور شہداء زندہ ہیں جس نے اُنکی حیات سے انکار کیا پس وہ خارج ہے مذاہب اربعہ سے اور وہ گمراہ ہے اور اُنکو گمراہ کرنے والا ہے۔

یہ شعر مصنف کے لیے

بے شک شہداء اور رسول نہیں مرے ہوئے
بلکہ زندہ ہیں رب کے پاس سے رزق کھاتے ہوئے
ولیکن زندہ ہستی لگا رشل نبی ہمارے کے
اور انبیاء زندہ ہیں قبور میں نمازیں پڑھتے ہوئے۔

Marfat.com

الوسیلۃ بالانبیاء والاولیاء

الوسیلۃ ثابتۃ بنص قطعی لقولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ۔
ولما جاءھم کتاب من عند اللہ مصدق لما معھم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین ۔
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا الرحیما ۔
ان قلت الانبیاء والاولیاء لیس الوسیلۃ بھم عند اللہ بل الوسیلۃ عند اللہ العمل الصالح ؟

قلنا

قولک بل الوسیلۃ العمل الصالح فای الحجۃ عندک ان عملک مقبول عند اللہ فثبت وسیلۃ العمل الصالحۃ جائز ولکن شک فی قبولیتہ والوسیلۃ الانبیا لیس فیہ شک ومن او شک فی مقبولیتھم فقد کفر ۔ وایضا یسل الوسیلۃ الامام

Marfat.com

وسیلہ انبیاء و اولیاء کا

وسیلہ ثابت ہے قطعی نص سے یہ قول رب تعالیٰ کا اور طلب کرو اسکی طرف وسیلہ
اور جب آئی انکے طرف کتاب اللہ کی طرف سے تصدیق کرنے والی گزشتہ کتابوں کو اور تھے
قبل ازیں طلب فتح کرتے تھے کافروں پر پس جب آئی انکے طرف جو پہچانا انہوں نے بلکہ منکر
ہوئے اس سے پس لعنت ہو اللہ کی کافروں پر۔
اور اگر یہ لوگ اپنی جانوں پہ ظلم کرکے آپ کے پاس آئیں پس بخشش ان کو رب تعالیٰ اور
بخشش مانگے ان کیلئے رسول البتہ ضرور پائینگے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان
اگر تو کہے کہ انبیاء اولیا وسیلہ نہیں بلکہ وسیلہ عند اللہ عمل صالح ہے۔

قلنا

قول تیرا کہ عمل صالح وسیلہ ہے۔ پس کیا دلیل ہے تیرے پاس کہ تیرے عمل اللہ کے ہاں مقبول ہیں
پس ثابت ہوا کہ وسیلہ اعمال صالح کا جائز ہے لیکن اسکی مقبولیت میں شک ہے اور وسیلہ میں
انبیاء کا اس میں کوئی شک نہیں اور جس نے شک کیا ان کی مقبولیت میں وہ کافر ہے اور اسی طرح
وسیلہ پکڑا امام اعظمؒ نے

Marfat.com

الاعظم رضی اللہ عنہ فی قصیدۃ النعمان بن ثابت
یا سید السادات جئتک قاصدا۔ ارجو رضاک واحتمی
بحماک ۔ قصیدۃ النعمان ومجموعہ قصائد ص۲۱ مطبوعہ مجتبائی دہلی
وایضاً قال امام شرف الدین بوصیری فی قصیدۃ البردۃ
یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ۔ سواک عند حلول الحادث العمم
وایضاً قال مولانا جامیؒ المصنف لشرح جامی فی زلیخا
ز مہجوری برآمد جان عالم ۔ ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی ۔ ز محروماں چرا غافل نشینی ۔ (زلیخا)
وقال مولانا شاہ عبد العزیز محدث الدہلوی فی تفسیر
عزیزی پارہ عم سورۃ والضحیٰ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا ای بزرگ توئی قصہ مختصر

وایضاً قال رئیس المخالفین مولوی اشرف علی التھانوی

Marfat.com

قصیدہ نعمان میں۔ کہ اے سرداروں کے سردار آیا ہوں تیرے پاس قاصد۔ اُمید رکھتا ہوں
تیری رضا جوئی کی اور حمایت کرساتھ حمایت اپنی کی۔

اور اسی طرح کہا امام بوصیریؒ نے قصیدہ بردہ میں۔ اے مہربان ~~اخلاق والے~~ مخلوق کے بہتر آپکے سوا میرا
کوئی نہیں مصیبتوں کے وقت جسکی پناہ لوں۔

اور اسیطرح کہا مولانا جامیؒ نے جو شرح جامی کے مصنف ہیں زلیخا میں
جدا سے عالم کی جان نکل رہی ہے یا رسول اللہ رحم فرمایئے کیا آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں؟ پھر
ہم مہجوروں سے کیوں فارغ ہو بیٹھے۔

اور کہا مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تفسیر عزیزی میں
اے صاحب جمال والے اور اے بشر کے سردار آپکے چہرہ مبارک سے چاند منور ہے نہیں ممکن
تعریف تمہاری جیسا کہ حق ہے مختصر یہی ہے کہ خدا کے بعد آپ کی ذات بزرگ ہے

اور اسی طرح کہا مخالفین کے سردار مولوی اشرف علی تھانوی نے

Marfat.com

یا شفیع العباد خذ بیدی، اَنت فی الاضطرار معتمدی
نشر الطیب مطبوعہ تاج کمپنی صـ ۱۹۴ حوالہ بز ۳ ۱۷ تاج

فتوٰی در جواز التوسل بالانبیاؑ والاولیاء عند الوھابیہ
عندنا وعند مشائخنا یجوز التوسل فی الدعاء من الانبیاء
الاولیاء والشہداء والصالحین عند حیاتھم وعند
بعد وفاتھم بھذا اللفظ اللھم بیسئلک بوسیلۃ فلان
و یقول لھذا الکلمات شیخ مولوی محمد اسحاق محدث دہلوی ثم
المکوی و فتاوٰی رشیدیہ جلد اول صـ ۹۳

اللھم انصر نا علیھم بالنبی المبعوث فی اخر الزمان بجد
صفتہ فی التوراۃ وبھذا الکلام یستفتحون الیھود الوسیلۃ
بجاہ النبی الکریم کما فی معالم التنزیل والخازن و
تفسیر الکبیر و تفسیر مظہری لقاضی ثناء اللہ پانی پتی صـ ۱۹۴ ج ۱
و تفسیر جمل المجلد الاول صـ ۷۷ مطبوعہ مصر

وعن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب انا کنا نتوسل
الیک بنبینا علیہ السلام فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم النبی

Marfat.com

اے شفاعت کرنے والے بندوں کے میرا ہاتھ پکڑ لیجیے اس لئے کہ تو میرا آپ پر اعتماد ہے مصائب میں
فتوای جواز توسل میں انبیاء و اولیاء کیساتھ وہابیہ کے نزدیک۔ ہم اور ہمارے علماء توسل کو
دعاؤں میں جائز سمجھتے ہیں اولیاء و انبیاء و شہداء اور صالحین کا اُنکی حیات میں اور
بعد وفات میں ان الفاظ سے اے اللہ تجھ سے سوال کرتا ہوں بحق فلاں کے اور اس جیسے اور
کلمات کہے۔
اے اللہ مددگار ہو ہمارا نبیؐ سے جو مبعوث ہو گئے آخر زمانہ میں نعت اُنکی ہم توراۃ میں پائی
اس کلام سے یہود وسیلہ کرتے تھے ساتھ بزرگی نبی علیہ السلام کے جیسا کہ معالم التنزیل اور خازن
میں، در تفسیر کبیر میں
اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ عمر بن الخطاب ہم توسل کرتے تھے تیری طرف
نبی علیہ السلام سے پس تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم توسل کرتے ہیں تیری طرف
نبی علیہ السلام سے

Marfat.com

فاسقنا قال فیسقون رواہ البخاری صـ ۱۳۷ والمشکوٰۃ فی باب صلوٰۃ الاستسقاء۔

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اعترف آدم علیہ السلام بالخطیئۃ قال یا رب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی فقال اللہ یا آدم کیف عرفت محمدا الخ فقال اللہ تعالیٰ اذ سئلتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک۔ شفاء السقام صـ ۱۶۲، ۱۶۱

وقال شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ۔ انا لمریدی جامع لشتاتہ اذا ما سطا جور الزمان بنکبۃ وان کنت فی ضیق وکرب ووحشۃ فناد بیا زروق آت بسرعۃ بستان المحدثین صـ ۳۵ و اردو صـ ۲۰۶

ومن انکر التوسل بہ بأحد ھذین المعنیین فھو کافر مرتد یستتاب فان تاب والا قتل مرتدا۔ التوسل والوسیلۃ صـ ۱۳ بیروت

واما دعاؤہ وشفاعتہ وانتفاع المسلمین بذالک فمن انکرہ فھو ایضاً کافر۔ التوسل والوسیلۃ صـ ۱۳ مطبوعہ بیروت لبنان

Marfat.com

پس برسا ہم پر پس برسی بارش۔
روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جب سرزد ہوئی خطا آدم علیہ السلام سے کہ
اے رب سوال کرتا ہوں تجھ سے بوسیلہ محمدؐ کے بخش دے مجھے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم کیا
جانتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الخ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تو مجھ سے محمدؐ کی وسیلہ سے مانگتا ہے
تو میں نے تجھے بخش دیا۔
اور کہا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے میں اپنے مرید کا اس کی پراگندیوں میں جامع ہوں
جبکہ جور زمانہ سختیوں کے ساتھ اس پر حملہ کرے گا اگر تو تنگی اور سختی میں ہو تو یا رزوق
کہہ کر مجھے پکار میں جلدی آؤں گا

اور جس نے انکار کیا توسل کا ان معنیٰ سے پس وہ کافر و مرتد ہے توبہ کرے ورنہ قتل ہوگا مرتد

اور وہ وجود علیہ اور شفاعت ہے آپ کی اور نفع پہنچانا مسلمانوں کو آپ کے ساتھ پس جس نے
انکار کیا اس سے پس وہ اسی طرح کافر ہے۔

Marfat.com

استفتاء

اخذ الاجرۃ بلا شرط علیٰ تعلیم القرآن جائز ام لا بینوا و توجروا ؟

الجواب بعون الملک الوھاب

اخذ الاجرۃ بلا شرط علیٰ تعلیم القرآن جائز فی زماننا لما فی کتب الفقہاء۔ والمفتیٰ الیوم بصحتہا لان المنع فی ذلک الزمان لرغبۃ الناس فی التعلیم وحسبۃ ومروۃ المتعلمین فی مجازات الاحسان بالاستحسان بلا شرط فی زماننا۔ شرح الیاس المجلد الثالث ص ۱۲۳

وبعض مشائخنا استحسنوا الاستیجار علی تعلیم القرآن الیوم لانہ ظہر التوانی فی الامور الدینیۃ ففی الامتناع یضیع حفظ القرآن وعلیہ الفتویٰ۔ ہدایہ جلد الثالث ص ۳۰۳

و قال فی البریقۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ اذ المریکن عقد ولا شرط فقرو الروح المیت رضا للّٰہ تعالیٰ فاعطاہ قریب المیت شیئاً من المال فجائز۔ البریقۃ ص

ویجوز الاستیجار علی القرءۃ والدعاء حاوی القدسی ص ۱۹۷ مطبوعہ

Marfat.com

فتویٰ

اُجرت بلا شرط تعلیم قرآن پر لینا جائز ہے یا نہیں بینوا وتوجروا ؟

جواب

اُجرت بلا شرط تعلیم قرآن پر لینا ہمارے زمانہ میں جائز ہے جیسا کہ کُتب فقہاء میں اور فتویٰ اسکے صحیح ہونے پر ہے اس لئے کہ منع اس زمانہ میں واسطے رغبت لوگوں کے تعلیم میں از روئے حسبت اور تسانی متعلمین کیلئے بار ہے احسان بالاحسان بغیر شرط کے جائز ہے۔

اور علماء ہماروں نے مستحسن جانا اُجرت تعلیم قرآن پر آج کل اس لئے کہ ظاہر ہوا اپنانا اُمور دینیہ میں پس اسکے منع کرنے سے ضائع ہوتا ہے حفاظت قرآن کی اور اسی پر فتوای ہے۔

اور کہا بربقیہ شرح فرہ یعنی محمدیہ میں جب کہ نہ ہو عقد اور شرط یس پڑھا جائے میت کی روح کیلئے اللہ کی رضا کی خاطر یس دے قریب میت سے خشوع حال سے یس جائز ہے۔

اور جائز ہے اُجرت قرءت اور دُعا پر۔

ویجوز الاستیجار علی تعلیم القرآن وقرءۃ القرآن عند القبر
عالمگیری تعلیم اللغۃ والادب صـ ۲۷۲ جلد خامس۔
فثبت ان الاستیجار علی تعلیم القرآن جائز فی زماننا کما اختارہ
علماء المتاخرین۔
مفتی اعظم سرحد علامہ شائستہ گل صاحب المتوی و مولانا عبد السبحان القادری
و مولانا عامر القادری ہو الصحیح المجیب المصیب مولانا محمد یعقوب قادری

الغیب العطائی للنبی علیہ السلام

تعریف ما غاب عن العباد
اثبات بالآیات۔ قولہ تعالٰی فلا یظھر علی غیبہ احداً الا
من ارتضٰی من رسول پ ۲۹ الجن
وما ھو علی الغیب بضنین ای ماھو البخیل علی الغیب
فان اللہ لا یخفی الغیب علی النبی علیہ السلام بل اظاھر
علیہ جمیع المغیبات
فان قلت النبی علیہ السلام لیس العالم بغیب لقولہ تعالٰی
وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ھو۔ قل لا یعلم الغیب الا اللہ

Marfat.com

اور جائز ہے اُجرت تعلیم قرآن پر اور پڑھنا قرآن کا قبر کے نزدیک۔
پس ثابت ہوا کہ اُجرت تعلیم قرآن پر ہمارے زمانہ میں جائز ہے جیسا کہ علماء متاخرین نے مختار کیا ہے۔

غیب عطائی النبی علیہ السلام

تعریف جو غائب ہو آدمیوں سے
یہ قول رب تعالیٰ کا کہ پس نہیں ظاہر کرتا ہو غیب کو کسی پر مگر جس رسول پر راضی ہو جائے۔
اور نہیں وہ غیب بتانے میں بخیل پس اللہ تعالیٰ نہیں پوشیدہ کرتا غیب کو بلکہ ظاہر کرتا ہے تمام مغیبات کو آپ پر

پس اگر تو کہے کہ نبی علیہ السلام عالم الغیب نہیں واسطے قول رب تعالیٰ کے اور اسکے پاس غیب کی کنجیاں ہیں نہیں جانتا کوئی اسے مگر وہی۔ مراد وہ نہیں جانتا کوئی غیب

Marfat.com

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ما تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر

قلنا

یعطی الغیب للنبی علیہ السلام کما قال اللہ تعالیٰ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک وقال قاضی عیاضؒ فالنبوۃ فی لغۃ من ہمز ماخوذۃ من النبأ وھو الخبر والمعنیٰ ان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی غیبہ شفا شریف المجلد الاول ص ۱۴۱-۱۴۱

وقال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسولہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم۔ وقال الشاعر۔ تو دانائے ما کان وما یکون ہے

مگر بے خبر دیکھتے رہیں۔

ای یا رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ یعطی لک الغیب ولکن الوھابیۃ لا ینظرون الی غیبک۔

وقال حسین احمد الدیوبندی للنبوۃ علم الملٰئکۃ وعلم التقدیر وعلم احوال الساعۃ وعلم الحشر والنشر وعلم الجنۃ والنار وعلم الحلال والحرام

Marfat.com

سوائے اللہ کے اور اللہ کے نزدیک علم ہے قیامت کا اور نزول بارش کا اور جانتا ہے ارحام میں سب کچھ اور نہیں جانتا کوئی کس زمین پر مرے گا اللہ تعالیٰ عالم ہے باخبر ہے

قلنا

سو نبی علیہ السلام کو علم غیب دیا گیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ غیب کی خبریں ہیں ہم نے آپ کی طرف وحی کیں اور کہا قاضی عیاض نے پس نبوت لغت میں ہمز ماخوذ سے نبأ اور خبر ہے اور معنیٰ یوں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مطلع کیا آپ پر غیب کو اور یہ قول رب تعالیٰ کا اور نہیں رب تعالیٰ کہ اطلاع دے تم کو غیب پر ولیکن اللہ جس رسول کو چن لے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اگر تم ایمان لائے اور ڈرے پس تمہارے لئے اجر عظیم ہے

شعر کا مطلب۔ یعنی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم غیب عطا فرمایا ولیکن وہابیہ آپکے غیب کو نہیں دیکھتے۔

اور کہا حسین احمد مدنی تحدیوبندی نے نبوت کیلئے مدار کا علم تقدیر کا علم اور قیامت کا علم حشر و نشر کا علم جنت و دوزخ کا علم حلال و حرام کا علم۔

Marfat.com

الشہاب الثاقب ص۱۰۱

من استوعب على النبی صلی اللہ علیہ وسلم او اهانہ فقد کفر کما فی خلاصۃ الفتاوٰی فی بیان الفاظ وکلمۃ الکفر۔

والوھابیہ یقولون واما الغیب للنبی علیہ السلام فعالم علیہ زید وعمر العیاذ باللہ۔

علم ما فی الارحام للنبی علیہ السلام

اخرج الخطیب وابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس قال حدثتنی ام الفضل قال مررت بالنبی علیہ السلام فقال انک حامل بغلام الخ طبرانی فی الکبیر وقال السیوطیؒ سند حسن صحیح کما فی جامع الکبیر۔

علم بای ارض یموت

وفی صحیح مسلم عن انسؓ ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا فقال فما ماط (ای ما زال) و ما تجاوز احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیثہ عن امیر المؤمنین عمرؓ والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم

Marfat.com

جس نے نبی علیہ السلام کی عیب جوئی کی اور اہانت کی پس تحقیق وہ کافر ہے کما فی خلاصۃ الفتاویٰ
بیان الفاظ کفر اور کلمہ کفر میں ہے۔
اور وہابیہ کہتے ہیں کہ غیب نبی علیہ السلام جیسا زید و عمر کیلئے بھی ہے۔ نعوذ باللہ

ما فی الارحام کا علم

کہا خطیب نے اور ابو نعیم نے دلائل کے اندر روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ بتایا مجھے ام الفضل نے کہ گزری میں نبی علیہ السلام پر پس فرمایا آپؐ نے بیشک تو حاملہ ہے لڑکے پر

علم کہ کونسی جگہ مرے گا

اور صحیح مسلم میں ہے روایت ہے انسؓ سے
یہاں تک کہ پہنچے بدر کو پس فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ یہ فلاں کی مرنے کی جگہ ہے
اور ہاتھ رکھا اپنا زمین پر جگہ جگہ پورا وی کہتے ہیں کہ نہیں ہوئی تبدیل جگہ کسی کی جہاں
آپؐ نے ہاتھ رکھا تھا اور ایک حدیث میں روایت ہے امیر المؤمنین عمرؓ سے کہ قسم ہے جس نے
بھیجا آپؐ کو حق پر۔ نہیں خطا ہوتی حدیں وہ جو حد رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

علم وينزل الغيث

اخرج البیہقی عن ابن عباس قال اصابتنا سحابة فخرج علینا النبی ؑ
فقال ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علیّ آنفا فسلم علیّ واخبرنی
انہ یسوق السحاب الی وادٍ بالیمن یقال لہ ضریح فجاء نا راکب بعد ذلک
فسألناہ عن السحابة فاخبر انھم مطروا فی ذلک الیوم قال البیہقی ولہ
شاھد مرسل عن بکر بن عبد اللہ المزنی ان النبی علیہ السلام اخبرنا عن
مالک السحاب انہ یجیئ من بلد کذا وانھم مطروا یوم کذا وانہ
صلے اللہ علیہ وسلم ۔ الدولة المکیہ

علم وما تدری نفس ماذا تکسب غداً

وفی الصحیحین عن سھل بن سعدؓ فی حدیث خیبر قولہ
صلی اللہ علیہ وسلم لأعطین ھذہ الرایة غداً رجلاً یفتح
اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فاعطاھا
علیاً ۔ فثبت انہ علیہ السلام کان یقول موکداً باللام
والنون فقد علم ۔ الدولة المکیہ ۔ لاحمد رضا خان بریلویؒ

Marfat.com

علم بارش کا

روایت کی ابن عباس سے بیہقی نے کہ پہنچا ہمیں بادل پس نکلے ہم پر نبی علیہ السلام پس فرمایا کہ بادل کا فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھ پر سلام کیا اور مجھے بتایا کہ بارش ہوگی وادئ یمن میں جسے ضریح کہتے ہیں پس آیا ایک مسافر سوار اسکے بعد پس ہم نے بادل کا پوچھا پس بتایا کہ یہ بارش کرینگے اسی دن میں لفظ بیہقی کا اُس واسطے شاہد مرسل تھا۔ روایت ہے بکر بن عبداللہ المزنی سے کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے ہم کو بتایا بادل کے فرشتہ سے کہ یہ آئے فلاں شہر کو اور اس دن بارش کرینگے

علم کہ صبح کون کیا کریگا۔

اور صحیحین میں ہے روایت سہل بن سعد سے حدیث خیبر میں کہ یہ قول آپ ﷺ کا کہ البتہ ضرور دونگا یہ جھنڈا صبح اُس آدمی کو جس کے ہاتھوں اللہ فتح دے گا جسے محبوب رکھتا ہے اللہ اور رسول اُس کا اور وہ محبت رکھتا ہے اللہ ورسول ؐ کے ساتھ پس دیا وہ جھنڈا علیؓ کو پس ثابت ہوا نبی علیہ السلام فرمارہے تھے ساتھ لام اور نون تاکیدی کے ساتھ پس تحقیق اُن کو علم تھا۔

Marfat.com

قول غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وقد ذکر شاہ عبد العزیز محدث الدہلویؒ فی تفسیر فتح العزیز والاطلاع علی اللوح المحفوظ بمطالعۃ النقوش ایضاً منقول عن بعض الاولیاء اللہ تعالیٰ۔ کما قال سیدنا غوث اعظمؓ عینی فی اللوح المحفوظ قال الامام القسطلانی فی ارشاد الساری شرح بخاری ولا یعلم متیٰ تقوم الساعۃ احد الا اللہ والا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ۔

وقال العلامۃ حسن بن المدابغی فی حاشیۃ فتح المبین و فی شروح الاربعین للنووی، جمع ان اللہ تعالیٰ لم یقبض روح نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام حتیٰ اطلعہ علیٰ کل ما ابھم عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض۔ انتہی۔

وقال ابراھیم بیجوریؒ فی شرح قصیدۃ البردۃ۔ انہ لم یخرج النبی علیہ السلام من الدنیا الا بعد ان علمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور (ای الخمس)

Marfat.com

ارشاد غوث اعظم کا

اور تحقیق ذکر کیا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تفسیر فتح العزیز میں کہ اطلاع لوحِ محفوظ پر بمطالعہ نقوش کے اسی طرح منقول ہے بعض اولیاء اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ فرمایا سیدنا غوث اعظمؓ نے میری آنکھیں لوح محفوظ پر ہیں امام قسطلانی نے بخاری کی شرح ارشاد الساری میں اور نہیں جانتا کوئی کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے اللہ کے مگر جس رسول پر اللہ راضی ہو جائے پس وہ مطلع کرتا ہے اُسے جس پر چاہے غیب سے اور ولی تابع ہے نبی کو اُس سے لیتا ہے۔

اور کہا علامہ حسن بن مدابغی نے حاشیہ فتح المبین اور شرح اربعین نووی میں اجماع ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی روح قبض نہیں کی حتیٰ کہ مطلع کیا آپؐ کو تمام پر اُس سے مگر کہ آپؐ مامور ہیں پوشیدہ کرنے پر اُسے بعض پر اور بتانے بعض پر

اور کہا ابراہیم بیجوریؒ نے شرح قصیدہ بردہ میں کہ نبی علیہ السلام نہیں گئے دُنیا سے مگر بعد کہ علم دیا آپ کو اُمور خمسہ کا۔

Marfat.com

شفاعة النبی علیہ السلام للمؤمنین

ثبت بنص قطعی لا ریب فیہ لقولہ تعالیٰ: یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمٰن ورضی لہ قولا

سورہ طٰہٰ۔

وفی ھٰذہ عقیدۃ الوھابیۃ ایضا فیہ لیس احد بشافع من النبی والولی ومن اعتقد انھما شفیع ھو مشرک کابوجھل

تقویۃ الایمان ص۸

ثم قلنا قولہ تعالیٰ ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ سورۃ سبا وقولہ تعالیٰ ما من شفیع الا من بعد اذنہ

سورہ یونس۔

واما السنۃ فما روی عن عثمان یشفع یوم القیمۃ ثلاثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشھداء۔ جامع صغیر ص ۳۷ ج۲

شفاعتی لاھل الکبائر من امتی مشکوٰۃ ص ۴۹۴

شفاعتی لاھل الذنوب من امتی جامع صغیر ص ۳۳ ج۲

فثبت ان الانبیاء والاولیاء شفیع للمذنبین یوم القیمۃ ومن انکر من الشفاعۃ کالوھابیۃ فالنبیؑ لا یشفع لہ والوھابیۃ حرم علیھم الشفاعۃ کما فی فتح الباری من کذب بالشفاعۃ فلا نصیب لہ فیھا

فتح الباری ص ۱۹۰ پ ۲۷

Marfat.com

شافع ہونا نبی علیہ السلام کا مومنوں کیلئے۔

شفاعت نصِ قطعی سے ثابت ہے اسمیں کوئی شک نہیں واسطے قول رب تعالیٰ کے اُس دن نفع نہ دیگی شفاعت مگر کہ جسے اِذن دے رب تعالیٰ اور راضی ہو اس پر اور اس جگہ میں وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ کوئی نبی ولی شفاعت نہیں کرسکتا اور جس نے اُن کو شفیع اعتقاد کیا وہ ابوجہل جیسا مشرک ہے

پھر ہم کہتے ہیں کہ فرمان رب تعالیٰ کا اور اسکے نزدیک شفاعت نفع نہیں دیتی مگر جسے حکم دے اور یہ قول رب تعالیٰ کا کوئی شفیع نہیں مگر اُس کے حکم کے بعد

اور حدیث لیں جو روایت ہے عثمانؓ سے شفاعت کرینگے قیامت کے دن تین انبیاء علماء شہداء۔

میری شفاعت بڑے گنہگاران اُمت کیلئے۔

Marfat.com

وقال الامام الاعظم شفاعة الانبياء حق و
شفاعة نبينا عليه الصلوٰة والسلام للمؤمنين
المذنبين ولاهل الكبائر منهم المستوجبين للعقاب
حق ثابت۔ شرح عقائد ص ۸۷ وفقہ اکبر ص ۳

و انکار شفاعت بدعت و ضلالت است چنانکہ خوارج و بعض
معتزلہ براں رفتند۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد الرابع ص ۴۰۸

و شفاعت الاولیاء ایضا ثابت باحادیث کثیرۃ
فمن الاول۔ عن ابن عباس قال النبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام سیکون فی امتی رجل یقال لہ اویس بن عبداللہ
القرنی وان شفاعتہ فی امتی مثل ربیعۃ ومضر جامع الصغیر ص ۳۰ ج ۲
فان قلت الولی لیس بشافع یوم القیمۃ

قلنا

الولی تابع للنبی فکیف شفاعۃ الاولیاء لا ینتفع للمذنبین
لما ذکرنا۔ والولی کان عالما۔ ان کان الولی لیس بعالم
فهو لیس بولی۔
ونعتقد ان شفاعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع الانبیاء
والصالحین حق ولکن بعد اذن اللہ للشافع۔
قواعد الاربعۃ ص ۱۴ مطبوعہ بیروت

Marfat.com

پس ثابت ہوا کہ انبیاء و اولیاء شافع ہونگے مومنین کیلئے قیامت کے دن۔ اور جسنے انکار کیا شفاعت سے جیسے وہابیہ کے پس نبی علیہ السلام اُس کیلئے شفاعت نہیں کریگے۔ اور وہابیہ پر شفاعت حرام ہے جیسا کہ فتح الباری میں ہے جس نے شفاعت کو جھٹلایا اُس کیلئے اُس میں کوئی حصہ نہیں۔

اور کہا امام اعظمؒ نے شفاعت انبیا کی حق ہے اور شفاعت نبی علیہ السلام کی مومن گنہگاروں کیلئے اور بڑوں کیلئے جو مستوجب ہیں عذاب کے حق ہے ثابت ہے۔

اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہے جیسا کہ خوارج و معتزلہ کا عقیدہ ہے۔

اور شفاعت اولیاء اللہ کی بھی احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے عنقریب میری اُمت میں ایک ادریس بن عبداللہ قرنی نامی شخص ہوگا۔

اور اُسکی شفاعت میری اُمت میں مثل ربیعہ و مضر کی ہوگی۔

اگر تو کہے کہ ولی دن قیامت کے شفیع نہیں ہو سکتا

قلنا

ولی تابع ہوتا ہے نبی کے پس کیونکر اولیاء کی شفاعت گنہگار مومنین کو نہ ہوگی جیسے ہم نے ذکر کیا ہے اور ولی ہوتا ہے عالم۔ اگر وہ عالم نہ ہو تو وہ ولی ہی نہیں۔

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ شفاعت نبی علیہ السلام کی اور تمام انبیاء کی حق ہے۔ ولیکن اللہ کے اذن کے بعد۔

Marfat.com

ایصال الثواب للاموات

هی ثابت بدلیل قطعی و قد تواترت بہ الاخبار ان کان۔
بالدعاء والمال

قولہ تعالیٰ وصلّ علیھم ان صلوٰتک سکن لھم التوبۃ پ ۱۱۔

واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات سورہ محمد پ ۲۶

والملٰئکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض شوریٰ پ ۲۵

واما السنۃ فما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر قال شھدت مع رسول اللہ الاضحیٰ فی المصلیٰ فلما قضی خطبتہ نزل من منبرہ واتی بکبش فذبحہ رسول اللہ بیدیہ وقال بسم اللہ اللہ اکبر ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی رواہ ابوداؤد باب العیدین

عن ابی ھریرۃ اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعوا لہ جامع الصغیر ص ۲۹ ج ۱

وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتھم عنھم نفع لھم خلافاً للمعتزلۃ شرح عقائد نسفی ص ۱۲۲ الطحطاوی ص ۲۴۱ شرح القاری الفقہ اکبر ص ۱۵۶ وفتح القدیر المجلد الاول ص ۴۰۴۔

Marfat.com

مُردوں کیلئے ایصال ثواب

یہ ثابت ہے دلیل قطعی سے اور اس پر احادیث بھی دلالت کرتی ہیں اگرچہ ہو ساتھ مال کے اور دُعا کے۔

یہ قول رب تعالیٰ کا اور دعا بھیجو ان پر تحقیق آپؐ کی دُعا اُن کیلئے تسکین ہے۔

اور بخشش مانگیں آپ گنہگار مؤمنوں اور مؤمنات کیلئے

اور ملائکہ تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد اپنی رب کے اور زمین والوں کیلئے بخشش مانگتے ہیں۔

اور حدیث جو ہے نبی علیہ السلام کی روایت ہے جابر سے کہا کہ حاضر تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عید الضحےٰ میں عید گاہ میں جب آپؐ خطبہ پڑھ کر فارغ ہوئے اُترے منبر سے لایا گیا ایک گوسفند پس ذبح کیا اُسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کہا بسم اللہ اللہ اکبر۔ یہ میری قربانی اور جو میری اُمت سے نہیں کر سکتا اُس کی طرف سے ہے۔

روایت ہے ابو ھریرہؓ سے جس وقت فوت ہو انسان منقطع ہوتے ہیں عمل اُسکے سوائے تین کے صدقہ جاریہ۔ اور علم کہ نفع حاصل کرے اُس سے یا بچہ صالح کہ دُعا کرے اس کیلئے۔

اور دُعا کرنا زندوں کا اور صدقہ دینا مردوں کیلئے نفع ہے اُن کی لیئے خلاف ثابت ہے معتزلہ کیلئے۔

اور شرح بخاری میں ہے کہ صدقہ نافلہ مٹانے والا ہے بہت گناہوں کو جو داخل کرتے ہیں دوزخ میں۔

آزاد کیا اگر غلام تو ثواب میت کو ہوگا اور اسی طرح صدقات اور دعوات مال

Marfat.com

وفی شرح البخاری القسطلانی۔ الصدقۃ النافلۃ ماحیۃ لکثیر من الذنوب المدخلۃ النار کتاب العلم ص ۱۹۰ ج ۱ فتح القدیر ص ۴۰۴ ج ۱

اعتق عبدہٗ عن ابیہ فالاجر للمیت ان شاء اللّٰہ تعالیٰ و کذا الصدقات والدعوات لابویہ وکل مؤمن یکون الاجر لہم من غیر ان ینقص من اجرالا بن شیٔ علی الصحیح من مذہب جمہور العلماء۔ درمختار۔ شامی ص ۷۹ ج ۵

ویستحب ان یتصدق علی المیت بعد الدفن الی سبعۃ ایام کل یوم بشیٔ مما تیسر طحطاوی کتاب الجنایز ص ۳۷۳ اشعۃ اللمعات ص ۴۳۴ برہنہ ۱۲ ص ۳۶۳ شامی جنائز ص ۶۳۰ ج ۱ فتح القدیر ص ۳۶۵ کبیری ص ۵۸۶

الضیافۃ ممنوع عند اہل المیت

وقال بعض الجہال من الوہابیۃ ان الطعام مکروہ عند اہل المیت الی ثلثۃ ایام ؟ قلنا

صرح الفقہاء أن الطعام مکروہ عند اہل المیت ہو الضیافۃ کما فی خلاصۃ الفتاوی۔ لایباح اتخاذ الضیافۃ عند ثلاثۃ ایام خلاصۃ الفتاوی جلد ثانی ص ۵۳۵ تتارخانیۃ والہندیۃ جلد اول ص ۲۳۵

Marfat.com

ویکرہ اتخاذ الضیافۃ من اھل المیت۔ فتح القدیر جلد اول صـ۳۰۲ و
کبیری الجنائز صـ۶۵۷ و شامی صـ۶۰۳ جنایز

ولبعض الجھال من الوھابیۃ والنجبیریۃ ان اتخاذ الطعام فی اھل المیت منع مطلقاً بدلیلھم وھو الحدیث روی عن جریر بن عبد اللہ قال کنا نعد وفی روایۃ نری الاجتماع الی اھل المیت وصنعھم الطعام من النیاحۃ رواہ احمد وکبیری صـ۶۵۷

قلنا

ان الفقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ صرح ان ھذا الحدیث فی حق الضیافۃ فقط۔ ویکرہ اتخاذ الضیافۃ من اھل المیت لانہ شرع فی السرور لا فی الحزن وقالوا ھی بدعۃ مستقبحۃ لما روی امام احمد عن جریر بن عبد اللہ الحدیث۔ کبیری صـ۶۵۷ وشامی جلد اول صـ۶۰۳

فثبت جواز ایصال الثواب فیا ایھا الوھابیۃ کلوا باسم اللہ لان ایصال الثواب سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عامر القادری غلام از غلامان مصطفیٰ و عبد المصطفیٰ ۱۹۷۶ء
دار العلوم قادریہ سبحانیہ ڈرگ کالونی ۵ کراچی ۲۵ پاکستان

Marfat.com

عالمگیر اسلامی تنظیم الدعوة الاسلامیة العالمیة فرع آزاد کشمیر (پاکستان)

(دی ورلڈ اسلامک مشن) آزاد کشمیر برانچ - جامع مسجد مدینہ سیکٹری ٹو میرپور آزاد کشمیر (پاکستان)

THE WORLD ISLAMIC MISSION

(An International Religious Organisation) Central Office:- (U.K.)

Azad Kashmir Branch : Jamia Masjid Madina - Sector C/2 Mirpur A.K. Pakistan

الدعوة الاسلامية العالمية تنقد رأى سعد الحرمين فى ازالة القبة الخضراء

عُقِدَتْ حَفلةٌ بِبلدةِ ميرفور آزادكشمير (باكستان) مِنْ فرع «الدعوة الاسلامية العالمية» بَعْدَ ان نشر رأى سعد الحرمين فى المجلة «الدعوة» لازالة القبة الخضراء.

وكان العلامة محمد البشير رئيسا للحفلة.

اجتمع فيها اعضاء اللّجنة من انحاء آزادكشمير وحضرها عددٌ كبيرٌ من السامعين وخاطب فيها الاعضاء موضحين اهمية ابقاء القبة الخضراء التى قرّة عيون المؤمنين للعالم كلّه الذين يعدّون زيارة القبة الخضراء وسيلةً لنجاتهم لقولِ الرّسول صلى الله عليه وسلم «مَنْ زارَ قبْرِى وَجبَتْ لَهُ شَفَاعَتِى» وهذا الرأى المذموم لِسعد اكبرُ الفتن، وَخُدْعَةٌ عُظمى ومكرٌ خفىٌّ لأعداء الاسلام - هَلْ يمكن اَنْ يكونَ هذا الرأى القبيح لمحبٍّ لِلإسْلام؟ من يسعى لإزالة شعائر الله! - لا والله بل يمكن ان تكون الايادى الخفية والقوى الصهيونية تعمل خلف هذا الرأى السيئ - لا كذِبَ اِنْ نَقُلْ اَنَّ إخراجَ جثامين الأصحاب وجنازة السيد عبدالله ابى الرسول (عليه السلام ورضوان الله عليهم)، سَبَبٌ لِلاجتراء على الرأى لازالة القبة الخضراء - هذه فتنةٌ عَظِيمَةٌ لاخير فيها اِلاّ اَنْ تُدْفَنَ

يجب على المملكة السعودية العربية ان تشرح الوجوه الممكنة التى تلعب وتداعب مداعبة كريهة بقلوب المسلمين المملوءة بحب الرّسول وبحبّ قبّتهِ الخضراء لاجله عليه السلام -

لا شكّ فيه اَنّنا نحبّ العربَ للحرمين الشريفين ولو لم يكن احترامهما فكيف تبقى المحبة لهم فى قلوبنا.

و نحن نلتمس [illegible] الدعوة الاسلامية العالمية ان تُخْبِرَ المملكة السّعودية العربية بعزه [illegible] الخدعة العظمى [illegible] لتدفن هذه الحيلة المذمومة فى التّراب.

١٥ ربيع الا[illegible] ١٣٩٧ هـ

٢٤ مارت ١٩٧٧ م

(اعضاء فرع «الدعوة الاسلامية العالمية» بآزادكشمير ميرفور

MIR PUR-A.K- PAKISTAN

Marfat.com

Marfat.com

İş bu (**Medaricüsseniyye**) kitabında, Peygamberimize salavat okumanın çok sevap olduğu ve vefat eden kimsenin ibadetlerindeki kusurlarını ve kul haklarını afvvettirmek için devir ve iskat yapmak lâzım olduğu ve Peygamberlerle şehitler ve evliyanın öldükden sonra ruhlarının dünyadan haberdar olduklarını ve bunların şefaatiyle Allahü teâlânın dirilere merhamet edeceğini ve ölüler için nasıl düâ ve hayrat ve hasenât yapılacağı bildirilmekdedir. Kitap arapça olup, Urdu diline tercemesi dahi vardır. İçinde osmanlıca yazı hiç yoktur.

IŞIK KİTABEVİ

İHLÂS VAKFI YAYINIDIR

PRICE : 7 TL.

Marfat.com

İş bu **(Medaricüsseniyye)** kitabında, Peygamberimize salavat okumanın çok sevap olduğu ve vefat eden kimsenin ibadetlerindeki kusurlarını ve kul haklarını afvvettirmek için devir ve iskat yapmak lâzım olduğu ve Peygamberlerle şehitler ve evliyanın öldükden sonra ruhlarının dünyadan haberdar olduklarını ve bunların şefaatiyle Allahü teâlânın dirilere merhamet edeceğini ve ölüler için nasıl düâ ve hayrat ve hasenât yapılacağı bildirilmekdedir. Kitap arapça olup, Urdu diline tercemesi dahi vardır. İçinde osmanlıca yazı hiç yoktur.

IŞIK KİTABEVİ

İHLÂS VAKFI YAYINIDIR

PRICE : 7 TL.

Marfat.com

مدارج السنة
في
رد على الوهابيه

مرتبہ ـ عامر القادری

مطبع بدار العلوم القادریة السبحانیہ کراتشی ۲۵

ترجمہ ـ عبد العلیم القادری   ہفتہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۷۲

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمي بن سعيد استانبولي

IŞIK KİTABEVİ
Darüşşefaka Cad. No: 72
FATİH — ISTANBUL
TURKEY
1978

Marfat.com